سوال

(67) نماز اشراق

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نماز چاشت اور نماز اشراق میں کیا فرق ہے، اس کا وقت اور رکعات کی تعداد بھی بتائیں، قرآن و حدیث کی روشنی میں جواب درکار ہے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نماز چاشت اور نماز اشراق یہ دونوں نام ایک ہی نماز کے ہیں جو طلوعِ آفتاب کے بعد ادا کی جاتی ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ مجھے میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزوں کی وصیت کی تھی:

1۔ ہر ماہ میں تین دن (ایام بیض یعنی تیرہ، چودہ اور پندرہ) کے روزے رکھنا 2 چاشت کی دو رکعت پڑھنا۔ 3 سونے سے پہلے وتر پڑھ لینا۔[1] اسی طرح ایک حدیث قدسی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا رب فرماتا ہے کہ اے ابن آدم! تو دن کی ابتدا میں چار رکعت ادا کر، میں تجھے سارے دن کے لیے کافی ہو جاؤں گا۔[2] ایک دوسری حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''انسان کے تین سو ساٹھ جوڑ ہیں اور ہر جوڑ پر صدقہ ہے، ان تمام صدقات سے نماز چاشت کی دو رکعات کفایت کر جاتی ہیں۔[3]

یہ تمام احادیث نماز چاشت کی مشروعیت اور اس کی فضیلت کی نشاندہی کرتی ہیں، اگرچہ کچھ اسلاف نے اسے بدعت قرار دیا ہے وہ شاید کسی خاص کیفیت کو انھوں نے بدعت کہا ہو گا بصورت دیگر یہ نماز استحباب کا درجہ رکھتی ہے اس کا وقت طلوع آفتاب کے بعد سے لے کر زوال آفتاب تک ہے۔ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ نماز چاشت اس وقت ہے جب شدت گرمی کی وجہ سے اونٹ کے پاؤں جلنے لگیں۔[4] اس کی کم از کم دو رکعات ہیں اور زیادہ سے زیادہ آٹھ رکعات پڑھنا ثابت ہے۔ جیسا کہ حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز چاشت کی آٹھ رکعات ادا کیں۔[5]

ایک روایت میں ہے کہ جس شخص نے نماز چاشت کی بارہ رکعات ادا کیں، اس کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے جنت میں ایک محل بنا دیا جائے گا۔[6] لیکن حافظ ابن حجر رحمة اللہ علیہ نے اس کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے۔[7] لہٰذا نماز چاشت کی رکعات دو سے آٹھ تک ہیں، اسی مقدار پر اکتفا کیا جائے۔ (واللہ اعلم)

---

[1] صحیح البخاری، الصوم: ۱۹۸۱۔

[2] مسند امام احمد، ص ۲۸۶، ج ۵۔

[3] صحیح مسلم، صلوٰۃ المسافرین: ۱۰۰۷۔

[4] صحیح مسلم، صلوٰۃ المسافرین: ۷۴۷۔

[5] صحیح بخاری، الصلوٰۃ: ۳۵۷۔

[6] ترمذی، الصلوٰۃ: ۳۷۳۔

[7] فتح الباری، ص ۲۰، ج ۲۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد 4۔ صفحہ نمبر: 100

محدث فتویٰ